السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

حدیث "یاساریۃ الجبل" صحیح ہے یا ضعیف اور یہ آواز دینا نیند میں تھا یا بیداری میں کیا یہ کشف مرعوم ہے؟۔ اخوکم/عبداللہ ابویاسر۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

ولاحول ولاقوۃ الا باللہ۔

یہ حدیث صحیح ہے یا حسن ہے امام بیہقیؒ نے دلائل النبوۃ(2/181) میں نقل کیا ہے۔ جیسے کہ مشکوٰۃ(2/546) رقم: 59054 باب الکرامات میں ہے، امام ابن کثیرؒ نے البدایہ والنہایہ: 7/131 میں، ابن عساکرؒ نے (1-7/6)، (2-13/23) میں، الضیاءؒ نے المنتقی من مسموعاۃ بمرو(ص: 28-29) میں ابن الاثیر نے اسد الغابہ (5/68) میں ذکر کیا ہے۔

اور السلسلۃ الصحیحۃ (3/101) (رقم 1110) میں نافع سے مروی ہے کہ یقیناً عمر رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن خطبہ ارشاد فرما رہے تھے تو آپ نے کہا "یا ساریۃ الجبل، یا ساریۃ الجبل "اے ساریہ رضی اللہ عنہ پہاڑ کو لازم پکڑ!اے ساریہ پہاڑ کو لازم پکڑ! تو اس وقت جمعہ کے دن ساریہ رضی اللہ عنہ پہاڑ کی طرف حملہ کر رہے تھے۔ اور اس کے اور عمر رضی اللہ عنہ کے درمیان ایک مہینے کی مسافت تھی۔

جو اس حدیث کو ضعیف قرار دیتے ہیں وہ غلطی پر ہیں، اس حدیث کی متعدد سندیں ہیں اور یہ خطبہ جمعہ دوران تھی نیند نہیں تھی۔ رہا وہ کشف جو صوفیاء خیال کرتے ہیں تو وہ باطل ہے اور یہ کرامت تھی اور یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے انہیں الہام ہوا تھا، آپ کے منہ سے سمجھ کے بغیر صادر ہو گیا تھا۔ تفصیل کے لیے مراجعہ کریں، السلسلہ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ الدین الخالص

ج1ص212

محدث فتویٰ